قرآن پاک کا علم
صرف
علمی لوگوں کیلئے ہے

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ جو صرف علم والے لوگ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

قیامت والے دن اس لیے ہم عذاب کے مستحق اس لیے ٹہرائیں جائیں گے۔ کہ ہم لوگ اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی آیات کا احاطہ نہیں کرتے تھے۔۔۔۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین ہی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جھٹلا دیتے تھے۔

سورہ نمل۔ آیات 82 تا85۔ پارہ 19

اور جب ان پر بات پوری ہوجائے گی۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے باتیں کرے گا کہ کل تم اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ حکم ہے۔ کہ اس علم کو پانے کے بعد اگر ہم نے کسی اور کے خواہشات کی اطاعت کی۔ تو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ملے گا۔ نہ مددگار

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اگر آپ نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد ان کی اطاعت کی

۔تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات

یہ حکم سب سے پہلے رسول ﷺ کو ہے پھر ہم سب کو۔۔۔۔۔ان آیات میں رسول ﷺ کو لوگوں کی خواہشات کی اطاعت سے منع کر دیا گیا۔مگر ہماری بدقسمتی ہے۔کہ آج ہم ان لوگوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔جو کہتے تھے۔۔فلاں نے فلاں سے سنا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔۔۔۔یعنی احادیث کی۔۔۔تو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا ہمیں بھی کوئی نہیں ملے گا۔۔۔۔

سورہ رعد۔آیات 36 تا 37۔پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔رسول ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے ۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے دی ہے۔اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

سورہ النساء۔آیات 163 تا 166۔پارہ 6

: ’’ہم نے آپ ﷺ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف کی تھی ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام اس کی اولاد عیسیٰ، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف وحی کی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی کچھ رسول تو ایسے ہیں جن کا حال اس سے پہلے آپ کو بتا چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا حال آپ ﷺ سے بیان نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بول کر کلام کیا۔یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے تاکہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔‘
اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے۔اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی لوگوں تک پہنچائیں جس میں خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہوتی ہیں خوشخبری والی باتوں اور ڈرانے والی دونوں باتوں کا تفصیلی ذکر ہوتا ہے تاکہ نیک لوگ خوشخبری والی باتوں پر عمل کر کے جنت حاصل کر سکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہیں تاکہ جہنم سے بچ سکیں۔ان رسولوں کو بھیجنے کا یہی مقصد ہوتا ہے تاکہ لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ حجت یعنی دلیل نہ رکھ سکیں کہ ہم تو بے خبر تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی اسی طرح دوسرے انبیاء کی طرف وحی کی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے خود گفتگو کی۔جس طرح گفتگو کی جاتی ہے یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔اور فرشتے بھی گواہی دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے

کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قلم کے زریعے انسان کو وہ کچھ سکھایا۔ جو وہ نہیں جانتا تھا۔

- سورہ خلق آیات 1 تا 4 پارہ 30

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم سے سکھایا ۔انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ انسان کی بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کو حکم دے رہا ہے۔ کہ پڑھ یعنی تعلیم حاصل کر۔ ایک انسان جب پڑھتا ہے۔ تو کرم کرنے والا رب جو قلم کے زریعے انسان کو لکھنا سکھاتا ہے۔ قلم پکڑنے سے پہلے وہ کچھ بھی نہیں جانتا ہوتا۔ مگر پھر جب وہ قلم پکڑ لیتا ہے اور سیکھنا شروع کرتا ہے۔ تو پھر وہ جان لیتا ہے۔ جو قلم پکڑنے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ انسان کو حکم دے رہا ہے۔ کہ پڑھ یعنی تعلیم حاصل کر۔ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔

خواتین وحضرات!

یاد رکھیں۔ کہ قرآن پاک کا پہلا مخاطب رسول ﷺ ہیں۔ اور آخری مخاطب وہ ہوگا۔ یا ہوگی۔ جو قیامت کے برپا ہونے سے پہلے ایمان والا ہو۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ یونس کی آیت 108 میں فرماتے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے آپ ﷺ پر قرآن پاک سچائی کے ساتھ لوگوں کے لیے نازل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ علم والے لوگوں کے لیے اپنی آیات بیان کرتے ہیں۔۔

- سورہ اعراف۔ آیت 32 کا آخری حصہ۔ پارہ نمبر 8

ہم اس طرح اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی آیات تفصیل سے ان لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں

خواتین حضرات!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اس طرح اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے اور علم والے لوگ ہی اس کو سمجھ سکتے ہیں ان آیات سے تعلیم کی اہمیت اور افادیت واضح ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ علم والے لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتے ہیں۔۔

- سورہ عنکبوت آیت 43 پارہ 20

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کیلیے بیان کرتے ہیں اور ان کو صرف علم والے لوگ ہی سمجھتے ہیں۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف علم والے لوگوں سے بات کرتے ہیں۔ ااور اُسے سمجھاتے ہیں۔ اور اُن سے علمی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا علم والے اور بغیر علم برابر ہو سکتے ہیں۔

- سورہ زمر آیت 9 کا دوسرا حصہ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول فرماتے ہیں۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں

رکھتے ۔بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔اس آیت میں رسول ﷺ نے علم والے اور بغیر علم والے انسان کے درمیان فرق کر دیا۔کہ وہ برابر نہیں ہیں۔

جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے وہ آنکھوں والا ہے۔اور جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے وہ اندھا ہے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اندھے ہیں۔یا قرآن پاک کے سچ کی قدر کرنے والے ہیں۔قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ دیکھنے والا اور اندھا برابر نہیں ۔۔اسی طرح ایمان ولا اور صالح اعمال کرنے ولا یعنی قرآن پاک کے مطابق عمل کرنے ولا اور بدکار برابر نہیں ۔۔۔

سورہ مومن۔آیت 58 پارہ 24

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ اور بدکار برابر نہیں۔مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والے انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔ اسی طرح ایمان ولا اور صالح اعمال کرنے ولا یعنی قرآن پاک کے مطابق عمل کرنے ولا اور بدکار برابر نہیں۔۔۔یہ آنکھوں والے ہیں اور باقی لوگ اندھے ہیں اور بدکار ہیں۔یہ برابر نہیں۔

لوگوں نے دین اسلام میں اختلاف اس وقت ڈالا۔جب ان کے پاس علم آچکا تھا۔انہوں نے کتاب میں اختلاف صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ڈالا۔

ان آیات میں رسول ﷺ اپنے اطاعت کرنے والوں سے اسلام کے بارے میں پوچھ رہیں۔کہ کیا وہ اسلام لاتے ہیں ۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوان لوگوں کو جنہیں کتاب دی گئی تھی۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجیے۔کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور امیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے یعنی اسلام لایا۔اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔یعنی اسلام لے آئے ہیں۔آپؐ تمام قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی اسلام لاتے ہو۔

اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لائے۔۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں۔تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں یعنی اسلام لانے والے ہیں۔ قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔اختلاف کرنے والے نہیں ۔۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ اور ان کے اطاعت گزاروں کا دین ہے۔اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ واطیعو الرسول

قرآن پاک کی تفصیل والی آیات علم والے ہی سمجھتے ہیں۔۔۔۔

سورہ حٰم السجدہ۔آیت 2 تا 5۔پارہ 24

یہ قرآن رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں قرآن عربی زبان میں ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں یہ قرآن خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ﷺ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے پس آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک علم والے لوگوں کے لیے ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور غلافوں والا دل اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی خوشخبری اور ڈرانے والی باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؐ جن باتوں کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں ان سے ہمارا دل غلافوں میں ہے یعنی ایسی باتوں سے ہمارا دل پردے میں ہے یعنی جس قرآن کی طرف آپؐ ہمیں بلاتے ہیں ہمارا دل ان باتوں کو سمجھنے والا نہیں ہے یا ہمیں ایسی باتوں کی سمجھ نہیں آتی ہم بہرے ہیں یہ لوگوں کا جواب ہے کہ ہم بہرے ہیں آپ کے درمیان اور ہمارے درمیان ایک دیوار ہے یعنی قرآن پاک نہ ماننے والے لوگ بڑی ہی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں وہ اپنی خوش فہمیوں کی دیوار توڑ کر قرآن پاک کی طرف نہیں آتے بلکہ جواب دیتے ہیں کہ آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اپنا کام کریں گے یعنی نہ آپ ہمیں تنگ کریں نہ ہم آپ کو تنگ کرتے ہیں یعنی قرآن پاک کی طرف نہ آنے والوں کا خیال ہوتا ہے کہ ان کے پاس جو علم ہے باپ دادا کے راستے کا وہ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جب ہم قرآن پاک میں غور کرتے ہیں تو سب سے بڑی بات جو ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے آخر ہم کیسے عجیب لوگ تھے جو تعلیم کی مخالفت آج تک کرتے آئے ہیں کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جا سکتا قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ایمان والا نہیں بنا جا سکتا چاہے وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اور کوئی بھی ایمان کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تعلیم کتنی ضروری ہے اور قرآن پاک کو اردو میں سمجھنا یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنا کتنا ضروری ہے۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچادی ہے ۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔کتاب کو بھولنے والے اپنے انجام کا انتظار کریں۔۔

سورہ اعراف۔آیات 51 تا 53۔پارہ نمبر 8

جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا پھر آج ہم انہیں اس طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ آج کے دن کو بھلائے ہوئے تھے جس طرح وہ ہماری آیات سے انکار کرتے تھے۔ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یہ لوگ اب انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔جس دن انجام سامنے آ گیا تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے واقعی ہمارے رب کے رسول واقعی سچ یعنی قرآن پاک لے کر آئے تھے۔

پھر کیا اب ہمارے لیے کوئی سفارشی ہے۔جو ہماری سفارش کرے۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے تھے اس کے برعکس کام کریں۔یقیناً ان لوگوں نے

خود کونقصان میں ڈال دیا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے۔ان سے گم ہو گئے۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقے مضبوطی سے تھام رکھے ہیں۔اور قرآن پاک کو بھلا رکھا ہے۔نظر انداز کر رکھا ہے۔ہم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقوں کی بندگی اختیار کر رکھی ہے قرآن پاک ہر بات صاف صاف بتا رہا ہے۔انجام سے خبردار کر رہا ہے۔ہمیں کب ہوش آئے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو آنکھیں کہا ہے۔یعنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام آنکھیں ہے

سورہ انعام۔آیات 104 تا 106۔پارہ نمبر 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں،کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے جس کے پاس تعلیم ہوگئی وہی آنکھوں کا صحیح استعمال کرسکتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہوگا وہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم کتنا محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بات کو علم والے لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ان پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے زریعے ممکن ہے۔قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔وحی کی اطاعت کرو۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔تینوں مثالوں میں غور کریں۔تینوں مثالوں میں قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے وہ آنکھوں والا ہے۔اور جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے وہ اندھا ہے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اور اس انسان کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہو۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔جو مختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے
گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنیوالوں کے نام ہے۔جو رسول ﷺ کو بطور رسول قبول نہیں کرتے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔۔اور اُس انسان کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

قرآن پاک سے روکنے والے لوگ جو رسول ﷺ کے لیے قسمیں کھاتے اور گواہیاں دیتے ہیں۔ان کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کہا۔منافق کہا اور ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والا کہا۔اور فرمایا کہ ان کے کام بہت برے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ میرا کوئی شریک میرے علم میں نہیں ہے۔
س طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تا کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں

سورہ رعد۔آیت 27 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تا کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں
۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے

پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے ۔ بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں ۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے ۔ یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے ۔ بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ۔ تو میں نے ان کو مہلت دی ۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا ۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا ۔ پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے ۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو ۔ جو زمین میں اس کے علم میں نہیں ۔ یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے ۔ ان کیلئے ان کے مکر و فریب خوبصورت بنا دیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا ۔ اور جیسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے ۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے ۔ اُس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے ۔ اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا ۔ جو پرہیزگار ہیں ۔ اور کافروں کا انجام آگ ہے ۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں ۔ پرہیزگار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو ۔ ان کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے ۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے ۔ دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے ۔ اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں ۔ پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو ۔ ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں ۔ یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا ۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے ۔ کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے ۔ ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے ۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے ۔ ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے ۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا ۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریم ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے ۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا ۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں۔ ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

ان آیات میں رسول ﷺ ہدایت کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتا رہے ہیں۔ کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ جبکہ لوگ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جب لوگوں کا علم اللہ تعالیٰ کی آیات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یعنی جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں ۔تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔۔۔۔اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ سو دیکھ لو کیا انجام ہوا

سورہ یونس۔ آیات 35 تا 40۔ پارہ نمبر 11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آسکتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنا لیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔ جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے ۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آجاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائدا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اسے خود بنا لیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنا لیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نہ ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی

اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تاکہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔اور اس طرح معاشرے سے بھی فساد ختم ہو جائیگا۔

کیا تمام علم والے لوگ قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔یا قیامت کے دن کے منتظر ہیں

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔وہ جان لیں۔کہ وہ آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کریں اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو اپنے علم سے نازل کیا ہے۔کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی کیا تم اسلام لاتے ہو۔

سورہ ہود۔آیات 12 تا 14۔پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنالیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلا سکو بلا لو پھر اگر وہ تمہیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو مسترد کرتے ہوئے انسان کیلئے علم کو معجزے پر فوقیت دی۔اللہ تعالیٰ نے معجزے کو مسترد کر دیا اور قرآن پاک کے علم کو قیامت تک کیلئے امر کر دیا۔

اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

قیامت والے دن علم والے یعنی قرآن پاک کا علم رکھنے والے لوگ کہیں گے کہ آج نافرمانوں کے لیے رسوائی یعنی زلت ہے۔ جو کہتے تھے۔ کہ قرآن پاک میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ جیسا کہ فرقہ پرست شان نزول اور تشریح کی آڑ میں کہانیاں بیان کرتے ہیں۔ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں گے۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں گے۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔ یہ قرآن پاک کے خلاف چالیں ہیں۔ ان کے مقابلے میں جو قرآن پاک کو بھلائی سمجھتے تھے۔ ایسے لوگوں کو مرنے سے پہلے ہی جنت کی بشارت دے دی جائے گی۔

سورہ نحل۔ آیات 23 تا 32۔ پارہ نمبر 14

جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

خبردار رہو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اور جب پرہیز گاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیز گاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیز گار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں اور پرہیز گاروں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فرقہ پرستوں سے جب قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا ہے۔ تو فرقہ پرست جواب دیتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے ہیں۔

سنو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ بھی اسی طرح چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ لہذا وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ فرقہ پرست بہت برا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ اور تمام فرقہ پرست اپنے فرقوں کے لیے جھگڑا کرتے ہیں۔ اس طرح شرک کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنا معبود اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے فرقوں کو بنا رکھا ہے۔

پھر فرشتے جب پرہیز گاروں سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیز گاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیز گار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم

کرتے رہے اس کے صِلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ہر دور میں علم والے لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جب انہیں یہ قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ تھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پرودگار یقیناً ہمارے پردورگار کا وعدہ تو پورا ہو کے ہی رہنا ہے وہ تھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر پڑتے ہیں ۔اور ان کی عاجزی کو بڑھاتا ہے

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 105 تا 109۔ پارہ نمبر 15

ہم نے اس قرآن کو سچ کے ساتھ نازل کیا ہے اور سچائی کے ساتھ ہی یہ نازل ہوا ہے اور ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ہم نے قرآن کو موقع پر موقع الگ الگ کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپ اسے وقفہ وقفہ سے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ایسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے آپ ﷺ کہیے کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ بیشک اس سے پہلے جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے جب انہیں یہ قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ تھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پرودگار یقیناً ہمارے پردورگار کا وعدہ تو پورا ہو کے ہی رہنا ہے وہ تھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔اور ان کی عاجزی کو بڑھاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم اس قرآن کو مانو یا نہ مانو اس سے پہلے جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے یعنی تورات انجیل عطا ہوئی ہے جب انہیں قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو ان کا تشکر سے یہ حال ہوتا ہے۔ کہ وہ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے یقیناً ہمارے پروردگار کا وعدہ تو پورا ہی ہو کر رہتا ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر دل سے یقین کرتے ہیں۔اور (قرآن) ان کی عاجزی کو بڑھاتا ہے۔

قرآن پاک تو واضح دلائل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔جنہیں علم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔۔۔

سورہ عنکبوت۔ آیات 45 تا 52۔ پارہ نمبر 21

اس کتاب کو پڑھتے رہیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک تو سب سے بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔ اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے اِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔ جو ظالم ہیں اور کہو ہم تو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔اور ہم اسی کے فرمابردار ہیں۔ہم نے اس طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں۔ (یعنی مکہ والے) اور ہماری آیات کا انکار تو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔اور اس سے پہلے آپ نہ تو کتاب پڑھ سکتے تھے۔اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے شک کرتے۔ بلکہ قرآن تو واضح دلائل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔نیز وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف واضح خبردار کرنے والا ہوں۔معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔کہ ہم نے ان پر کتاب نازل کی ہے جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ کی اطاعت کرتے اور اللہ کا کفر کرتے ہیں۔وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ قرآن کی آیات تو واضح دلائل والی آیات ہیں۔جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔اور ہماری آیات سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس دل میں قرآن پاک کا علم ہے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے سینوں میں قرآن پاک کا علم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا

لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ اس مین ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی اور نبی ﷺ کی گواہی دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی اور رسولؐ کی گواہی کو مانتے ہیں یا اس کے خلاف چل رہے ہیں قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے اور فرقوں کی اطاعت اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

لوگ احادیث کے زریعے بغیر علم کے لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ اور اس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو نیک لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہیں ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں اور لوگوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے فضول حدیث خریدتا ہے تاکہ بغیر علم والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قران پاک سے گمراہ کردے اور اس کا مذاق اڑائے یہی ہیں وہ لوگ جن کیلئے ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ موڑ لیتا ہے کہ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے انسان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبرست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن پاک سے گمراہ کرنے والے لوگوں کا زکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے کیلئے فضول حدیث خریدتے ہیں اس کام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس علم نہیں ہوتا انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کیا جائے اور قرآن پاک کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کو ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہي ں تو وہ غرور تکبر سے ایسا رویہ اختیار کرلیتا ہے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں جیسے اس کے کان بند ہوں ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ جبکہ ایمان والوں کے لیے نعمتوں والے باغ ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ زبرست حکمت والا ہے۔

باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم نہیں ہوتا

سورہ لقمان۔ آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 21 پارہ نمبر 21

لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے جبکہ اس کے پاس نہ علم ہے نہ ہدایت اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہے اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے خواہ شیطان انہیں دوزخ کی عذاب کی طرف ہی بلاتا ہو ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کے پاس نہ علم ہے نہ ہدایت اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب۔

خواتین وحضرات!

علم ہدایت اور روشنی قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں اور وہ قرآن پاک کے علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو کہتے ہیں ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے یعنی باپ دادا کے راستے پر چلیں گے چاہے شیطان اسے دوزخ کی عذاب کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو یہ تب بھی اپنے باپ دادا کے راستے پر چلیں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرے تو اسے کہیں کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو۔ اگر ایمان والا ہوگا تو آپ کی بات مان لیگا۔ اور اگر فرقہ پرست ہوا تو

اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرے گا۔ جو جہنم کی طرف اسے لے جائے گا۔

ان آیات میں علم والے انسان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔۔

سورہ سبا۔ آیت 5 تا 6۔ پارہ نمبر 22

تا کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ایسے لوگوں کیلئے بخشش ہے اور عزت واکرام کی روزی ہوگی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے پر زور لگایا ان کیلئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا وہ سچ ہے اور اس اللہ کا راستہ دکھاتا ہے۔ جو غالب اور حمدوثنا کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ علم والا انسان اسے کہہ رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھاتا ہے جو غالب ہے اور تعریف کے لائق ہے ایسے ہی ایمان والوں کے گناہوں سے معافی ہے اور عزت واکرام کی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو نیچا دکھانے پر زور لگایا ان کیلئے بدترین قسم کا عذاب ہے۔ اور اس کی بدترین قسم فرقے والے لوگ ہیں۔ جو اپنے فرقے کو قائم رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی آیات کو نیچا دکھاتے ہیں۔

آئیں تین مثالوں میں غور کرتے ہیں جو ایک جیسی ہیں۔ گروہ بندی یعنی تفرقہ بازوں کا قرآن پاک کے ساتھ رویہ دیکھیں۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والوں کی مدد کوئی نہیں کرسکتا۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والے مشرک ہیں ظالم ہیں۔ اور کافر ہیں۔۔۔

جو ایک جیسی ہیں۔ گروہ بندی یعنی تفرقہ بازوں کا قرآن پاک کے ساتھ رویہ دیکھیں۔

سورہ رعد۔ آیات 36 تا 37۔ پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔ اگر ہم فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں تو مشرک ہیں۔

آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔ تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے

ہیں مگران میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپارہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اورعلم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔یعنی فرقے بنالے ۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ۔کہ تین مثالیں دیں گئی۔پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا۔دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔

تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے ان تین مثالوں سے سیکھا۔کہ قرآن پاک آنے کے بعد جو لوگ اپنے فرقے کی اطاعت کریں گے ۔ وہ مشرک ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور کافر ہیں۔

فرقہ پرست قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں۔۔۔

سورہ النساء۔آیت 44 تا 45۔پارہ نمبر 7

کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے بھٹک جاؤ۔اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی ولی ہے۔اور مددگاری کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن کے پاس قرآن پاک کا تھوڑا سا علم ہوتا ہے۔وہ اس سے گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے بھٹک جائیں اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری سرپرستی اور مدد کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ نبی کریمؐ کے دشمن ہیں وہ قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کو لوگوں کے گمراہ کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ لوگ دراصل نبی ﷺ کے دشمن ہیں جو قرآن پاک کی تعلیمات سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس سلسلے میں فرقے اختیار کرنے والوں کو دیکھ لیجیے۔قرآن پاک فرقہ بنانے سے منع کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنے کا حکم دیتا ہے۔اس طرح فرقہ پرست مسلم بننے کے بجائے فرقہ پرست بن کر زندگی گزارتے ہیں۔کافر بن کر زندگی گزارتے ہیں۔اور نہ جانے یہ کس طرح گمراہی خرید رہے ہیں۔

ہماری ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتاب دی۔ تا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ اگر کتاب ہم پر اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے

- **سورہ انعام۔آیت 154 تا 157۔پارہ نمبر 8**

پھر ہم نے موسیٰؑ کو ایسی کتاب دی تھی جو احسان کرنے والوں کیلئے مکمل تھی اور اس میں ہر بات کی تفصیل بھی تھی اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ کتاب یعنی قرآن جو ہم نے نازل کیا ہے بڑا بابرکت ہے لہٰذا اس کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے نیز اس لیے دی ہے تا کہ تم پر نہ کہہ سکو کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں (یہود اور انصاری) پر ہی نازل کی گئی تھیں اور ہم تو ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں ہم اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔ منہ موڑنے کی وجہ سے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی تعلیمات پڑھنے پڑھانے کی غرض سے اتاریں ہیں تا کہ ہم ہدایت کے راستے پر چل سکیں اور گمراہ نہ ہوں۔ مگر بدقسمتی کہ ہم نے قرآن پاک کو صرف ثواب کا ذریعہ سمجھا ہے ہدایت کا ذریعہ نہیں سمجھا۔ ان آیات کے زریعے انسان کے اُن تمام بہانوں کا زکر ہے۔ جو وہ سوچ سکتا ہے۔ ان آیات میں ایسے ہی بہانوں کا زکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لو بس تمھارے سارے بہانے ختم۔ کیونکہ تمھارے پاس قرآن پاک آ گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب انسان بہانہ نہیں کر سکتا کہ وہ ہدایت پر کیوں نہیں تھا۔

- **سورہ یٰسین۔آیت 69 تا 70۔پارہ نمبر 23**

ہم نے اس نبی کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ اس کیلئے مناسب بھی نہ تھا یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح پڑھی جانے والی کتاب ہے تا کہ جو زندہ ہے اسے خبردار کرے اور کفر کرنے والے پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کوئی شاعری کی کتاب نہیں ہے اور نہ ہی نبی ﷺ کو شاعری سکھائی گئی بلکہ یہ قرآن پاک صاف صاف پڑھنے والی کتاب ہے تا کہ جو بھی قیامت تک زندہ انسان ہو اس کو خبردار کرے اور جو اس کی نافرمانی کرے۔ اس پر حجت قائم ہو جائے۔ یعنی دلیل قائم ہو قصور ثابت ہو۔ الزام ثابت ہونے کے بعد کسی کو سزا ہوتی ہے۔

قرآن پاک میں کفر کا مطلب فرقے بنانے والا بتایا گیا۔ قرآن پاک فرقے بنانے والوں کے خلاف دلیل ہے۔ جس کے بعد ان کو سزا کا حکم ہوگا۔

- **سورہ ص۔آیت 29۔پارہ نمبر 23**

جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی بابرکت ہے تا کہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک اس لئے آیا ہے کہ ہم اس میں غور و فکر کریں اور سبق حاصل کریں مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک کو ایک محدود طبقے کے حوالے کر دیا ہے اور خود بے فکر ہو گئے حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ بار بار فرماتے ہیں کہ میں جس کو چاہوں اس قرآن سے ہدایت دیتا ہوں لہٰذا قرآن پاک کو کسی سے منسوب نہیں کیا جا سکتا بلکہ سب قرآن پاک میں غور و فکر کریں۔

- سورہ نساء۔آیات 163 تا 170۔پارہ 6

ہم نے آپ ﷺ کی طرف اُسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیلؑ، اسحٰق، یعقوب اور اس کی اولاد، اور عیسیٰ اور ایوب، یونس اور ہارون، سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی اور کتنے ہی رسول ہیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ ﷺ سے کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر آپ ﷺ سے نہیں کیا ان سب رسولوں کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تا کہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگر چہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ وہ

بڑی دوری کی گمراہی میں جا پڑے ہیں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے۔ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا آسان ہے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول ﷺ سچ یعنی قرآن لے کر آ گیا ہے بس تم اس پر ایمان لے آؤ۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور کفر کرو گے۔ تو زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دنیا میں رسولوں کے آنے کے مقصد کو بیان کر رہے ہیں۔ تمام رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام۔ جس میں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغام ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں تا کہ قیامت والے دن لوگ اعتراض نہ کر سکیں کوئی دلیل پیش نہ کر سکیں ۔ کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کا پتہ ہی نہ تھا۔ باتوں کا پتہ ہی نہ تھا۔

خواتین وحضرات

آیت کے الفاظ نوٹ کریں۔ جنہوں نے کفر کیا ۔ اور ظلم کیا۔ اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور نہ جہنم کے علاوہ دوسرا راستہ دکھائے گا۔ قرآن پاک میں کفر کرنے والا فرقہ بنانے والے کو کہا گیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہی ظلم کرنے والے ہیں۔ یعنی فرقہ بنانے والے ہی ظالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا راستہ کہہ رہے ہیں اس کو اپنا علم کہہ رہے ہیں اور اس کیلئے گواہی دے رہے ہیں۔ جو لوگ کفر کرنے والے ہیں یعنی فرقے بنانے والے ہیں یعنی ظلم کرنے والے ہیں۔ جو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ جہنم کے سوا انہیں کوئی اور راستہ دکھائے گا ان کا ایک ہی راستہ ہے جہنم۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ آپ کے پاس سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یعنی اس کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو تمہارے لے بہتر ہے اگر تم کفر کرو گے یعنی فرقے بناؤ گے۔ تو یاد رکھو کہ زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے علم رکھنے والوں کیلئے آیات تفصیل سے بیان کر دیں ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 97۔ پارہ نمبر 7

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تا کہ تم خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستے پا سکو۔ یقیناً ہم نے علم رکھنے والوں کیلئے آیات تفصیل سے بیان کر دیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ میں نے علم رکھنے والے لوگوں کیلئے آیات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھنے کیلئے علم حاصل کرنا کتنا ضروری ہے۔

مجھے تو قرآن پاک کو سمجھنے کے بعد انکشاف ہوا کہ ہم پر تعلیم حاصل کرنا فرض ہے اور دوسروں کو تعلیم کیلئے راغب کرنا فرض ہے۔ اور جو بھی تعلیم کے راستے میں رکاوٹ ہے وہ دراصل قرآن پاک کی تعلیمات میں رکاوٹ ہے تعلیم اللہ تعالیٰ کے نزدیک کرتی ہے اور جہالت اللہ تعالیٰ سے دور رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص آیت نمبر 85 میں فرماتے ہیں کہ جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے۔ اور کون کھلی گمراہی میں پڑا ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک ہم پر فرض ہے اس کیلئے تعلیم بھی ضروری ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کی تعلیمات سے ناواقف ہیں تو اپنے بہترین انجام کو نہیں پا سکتے کیا ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ذریعے بہترین انجام حاصل کرنا چاہتے ہیں یا گمراہی میں بڑے خوش ہیں۔ اور بدترین انجام ہمارا منتظر ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیت 145 کا آخری حصہ اور آیت 146 پارہ نمبر 20

اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر تم نے اس قرآن پاک کے علم کو چھوڑ کر لوگوں کے خواہش کی اطاعت کی تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔
یہ اسی طرح کا خطاب ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور ان کی بیوی سے کہا تھا کہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔
خواتین وحضرات!
ابھی ہمارے پاس وقت ہے اگر ہم خود پر ظلم کر چکے ہیں تو آدمؑ اور ان کی بیوی کی طرح توبہ استغفار کر کے اللہ تعالیٰ کے علم کو پکڑ لیں تا کہ ہمارا شمار ظالموں میں نہ ہو۔

رسول ﷺ خود قرآن پاک پڑھتے تھے۔ اور اسی کی تعلیم دیتے تھے

سورہ آل عمران۔ آیت 79 تا 80۔ پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔ کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ اس لیے کہ آپ اللہ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد۔ یعنی مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ رسول خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بناتے ہیں۔

جو لوگ ایک رب کے بجائے کسی اور کی بندگی کرتے ہیں۔ وہ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں

سورہ المائدہ۔ آیات 59 تا 61۔ پارہ نمبر 6

آپ ﷺ کہہ دو۔ اے کتاب والو! تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔ اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا۔ اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنا دیا گیا اور جنہوں نے طاغوت کی غلامی کی۔ انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔ اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔
خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ جب وہ نبی ﷺ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں جبکہ فرمابرداری اپنے فرقے کی کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ مؤمنون۔ آیات 65 تا 73۔ پارہ 18

آج مت چلاؤ۔ بیشک ہماری طرف سے اب تمہیں مدد نہیں مل سکتی۔ یقیناً میری آیات تمہیں پڑھ کر سنائیں جاتیں تھیں اور تم اپنی ایڑیوں پر اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔ جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسولؐ کو نہیں پہچانا۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مجنوں ہے۔ بلکہ وہ ان کے پاس سچ یعنی قرآن لایا ہے اور سچ ہی ان کی اکثریت کو ناگوار ہے اور اگر کہیں سچ ان کے خواہشات کی اطاعت کرتا تو آسمان اور زمین میں اور ان کے درمیان ہر چیز کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔ مگر وہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے اور بے شک آپؐ ان کو سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انکے لیےنصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔مگرانہوں نے اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔ جب یہ لوگ جہنم میں چیخیں گے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کیا تمہیں میری آیات پڑھ کرنہیں سنائیں جاتی تھیں اورتم آیات سن کراُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔یعنی مرتد ہوجاتے تھے۔تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔کیاانہوں نے اس کلام میں غورنہیں کیا۔یاان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔جوان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔یاانہوں نے اپنے رسولؐ کونہیں پہچانا۔جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔حالانکہ رسولﷺ توانہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔مگروہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرر ہے ہیں۔معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہےاوروہ بہترین رازق ہےاور بے شک آپؐ ان کوسیدھے راستے کی طرف بلارہے ہیں۔

مرتد قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کوکہا گیاہے۔اللہ تعالیٰ نےقرآن پاک میں فرقے بنانے سےمنع کیا ہے۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی آیات سےمرتد ہوکرفرقے بناتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک سے منہ موڑرکھاہے۔حالانکہ رسولﷺ توانہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔مرتد کسے کہتے ہیں

سورہ نجم۔آیات 29 تا 30۔پارہ 27

جو ہماری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پھر جاتا ہے۔آپﷺ بھی اس سے منہ موڑ لیجئے۔جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ان لوگوں کے علم کی رسائی یہیں تک ہے۔بلاشبہ آپ کارب ہی خوب جانتاہے۔کہ کون اس کے راستے سے گمراہ ہوگیاہےاورکون ہدایت پر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو ہماری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پھر جاتا ہےتو۔آپﷺ بھی ایسےلوگوں سے منہ موڑ لیجیے یہ لوگ دنیا کو چاہنے والے ہیں۔ان لوگوں کاعلم بس اتناہی ہے۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم کوحکم دے رہیں ہیں کہ قرآن پاک سے جوپھر جاتا ہےآپ بھی اس سے منہ موڑ لیجیے۔جولوگ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر صرف اس آس پر بیٹھے ہیں کہ رسولؐ ان کی شفاعت کردیں گے۔ان کو یہ آیات بار بار پڑھنی چاہیے۔شاید وہ اس آیت کوسمجھ جائیں اورقرآن پاک کی طرف واپس آجائیں یعنی قرآن پاک سے رجوع کرلیں۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 9۔پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جوآپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سےآپ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کوخبردارکریں اور یہ ماننے والوں کے لیےنصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جوتم پرنازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرواوراس کے سوادوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگرتم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہواورکتنی ہی بستیاں ہیں۔جنہیں ہم نے ہلاک کردیا۔پھر جب ان پرعذاب آ گیا تواس وقت ان کی پکاریہی تھی کہ بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔جن لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے ہم ان سے بھی ضرور پوچھیں گےاوررسولوں سے بھی ضرور پھوچھیں گے پھرہم اپنےعلم سے پوری حقیقت ان پرواضح کردیں گے۔آخرہم اس وقت غائب تونہیں تھے۔اس دن انصاف کے ساتھ اعمال کاوزن کیاجائے گا۔جن کے پلڑے بھاری نکلے۔وہی کامیاب ہونگے اورجن کے پلڑے ہلکے نکلےتو یہی لوگ ہیں۔جنہوں نے اپنے آپ کونقصان میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری آیات سےظلم کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہیں ہیں. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی کی اطاعت نہ کرو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن بستیوں کوبھی عذاب سے ہلاک کیا۔وہ عذاب کے وقت تو یہی کہتے تھے کہ ہم ظالم تھے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کونہیں مانتے تھے۔قیامت والے دن اللہ تعالیٰ لوگوں اوررسولوں سے پوچھیں گے۔جبکہ اللہ تعالیٰ سب جانتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ توہروقت موجود ہیں۔جنہوں نےظلم کیا ہوگا۔ان کے ترازو میں کوئی وزن نہ ہوگااورجنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کیا ہوگا چاہے وہ گناہ گارہی کیوں نہ ہو۔ان کے ترازو کے پلڑے بھاری ہونگے اوروہ کامیاب لوگ ہونگے۔کیونکہ ایسےلوگوں کے گناہ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے۔یہ لوگ ایمان والے ہوں گے۔قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہیں کرتے ہوں گے۔

سورہ الجاثیہ۔آیت 27 تا 31۔پارہ نمبر 25

اور زمین اور آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن جھوٹے لوگ نقصان میں رہیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل ہوگی اور ہر امت کو اس کے اعمالنامے کی طرف بلایا جائیگا۔ جو تم کرتے تھے آج اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جو تم کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے متعلق سچائی کے ساتھ بتاتی ہے بے شک ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ تو ان کا رب ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ واضح کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ کیا تم پر میری آیات نہیں نہیں پڑھی جاتیں تھیں پھر تم نے تکبر کیا اور تم لوگ مجرم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے متعلق سب کچھ ٹھیک بتاتی ہے۔

خواتین وحضرات

دیکھیں کہ وہ ہم لوگ ہیں جن کی تربیت اور دنیا میں رہنے کی طریقے اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب میں لکھ بھیجیں پھر اس پر عمل کرنے والے کو ایمان والا کہا اور نافرمان کو کافر کہا گیا اور ہمارا اعمال نامہ روزانہ لکھا جاتا ہے۔ سب تحریر اور کتاب کی بدولت ہے مگر ابھی بھی ہمارے تعلیم کے متعلق عجیب وغریب صورتحال ہے کہ تعلیم کے بارے میں لوگ سنجیدہ ہی نہیں حالانکہ تعلیم کے بغیر تو ایمان بھی نہیں مل سکتا۔ ہماری آساس تعلیم ہے کتاب ہماری تعلیم ہے اور فرشتے تحریر لکھتے ہیں۔ اور ہم آن پڑھ جاہل لوگ صرف کھانا کھانے کیلئے یہ دینا میں آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں کیا یہ ایک انسانیت کی معراج ہے۔ اپنے ملک میں خواندگی کی شرح تو دیکھیں۔

سورہ مومن۔آیات 83 تا 85۔پارہ نمبر 24

تو پھر جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس تھا وہ اس میں خوش رہے انہیں عذاب نے گھیر لیا۔ جس کا مذاق وہ اڑایا کرتے تھے پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم ا اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے جو ایک ہے۔ اور جن چیزوں کو اس کا شریک ٹہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔ پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کے ایمان لانے نے ان کو نفع نہ دیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک رویہ اپنے پیغام یعنی کتاب کے ساتھ دکھارہے ہیں۔ جو ہم لوگوں نے بھی اپنا رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ رسول واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات لائے۔ تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور باپ دادا کے علم پر خوش تھے۔ اسی پر قائم رہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر ان پر عذاب بھیج دیا ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لوگوں کو رویہ دکھایا گیا ہے۔ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اور اب جو ہم لوگوں نے بھی اپنا رکھا ہے۔ ہر کوئی اپنے فرقے پر بہت خوش ہے۔ اور رسول ﷺ جو واضح دلائے لے کر آئے ہیں۔ اس سے بے خبر ہیں۔ اور اگر کوئی انہیں ان واضح دلائل کی طرف بلانا چاہے تو اس کا مذاق اُڑیا جاتا ہے۔ یہ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا ہے۔ ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آکر رہے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کا فریعنی فرقہ پرست بہت نقصان اٹھائیں گے۔

سورہ سبا۔آیت 6۔پارہ نمبر 22

جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے وہ سچ ہے اور وہ غالب اور خوبیوں والے اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے وہ سچ ہے اور وہ غالب اور خوبیوں والے اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت دیتا ہے

خواتین وحضرات

جس کے پاس دنیاوی علم ہوگا۔ تو وہ قرآن پاک دیکھ سکے گا۔ ان پڑھ انسان تو اندھوں کی طرح ہوتا ہے۔ اُس کے سامنے قرآن پاک پڑا بھی ہو تو کیسے سمجھے گا۔ ان آیات سے علم کی اہمیت واضح ہوتی ہے

سورہ حجرات ۔آیات 15 تا 18 ۔ پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے ۔لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے ۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجیے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے آگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجیے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پڑھوں سے کس طرح بات کی ہم وہی لوگ ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے بھی ایمان سے باخبر نہیں ہیں اور دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

سورہ ال عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

سورہ زخرف ۔آیت 86 ۔ پارہ 25

اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔ البتہ جس نے حق یعنی قرآن پاک کی گواہی دی ہو اور وہ علم بھی رکھتا ہو۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن صرف قرآن پاک کی گواہی دینے والا اور اس کا علم رکھنے والا صرف سفارش کر سکے گا۔ یہ ہے میرٹ ۔ سفارش کرنے کا۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔ پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔ تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔ اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہے۔ اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔تو اس کے آگے اور پیچھے فرشتے لگا دیتے ہیں۔تا کہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔رسول ﷺ نے ہم تک غیب کا علم یعنی وحی کا پیغام پہنچا دیا ہے۔مگر ہم نے اس وحی کو چھوڑ کر اپنی پسند کے فرقے پکڑ لیے۔اور وحی کی الف ب بھی نہیں جانتے۔اور فرقے بنا لیے۔اور فرقوں کی باتوں کو وحی کی جگہ دے دی۔اگر رسول کی روز مرہ کی زندگی ہی اصل دین تھا۔تو اللہ تعالیٰ کو رسول کیساتھ فرشتے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔انسان کی ہدایت کی تکمیل کے لیے ہمیشہ رسول اللہ تعالیٰ کی وحی کا پیغام لائے۔

سورہ الجاثیہ آیات آیات 6 تا 11 پارہ 25

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ان کے آگے جہنم ہے۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کفر کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔فرقہ پرست جو رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں ان آیات میں اُس رویے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔یہ لوگ چاہے رسول ﷺ کے دور کے ہوں یا ہمارے دور کے ہوں یا قیامت کے قریب کے کسی دور میں پائے جاتے ہوں۔اسے تمام فرقہ پرستوں کا انجام دکھایا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ان کے آگے جہنم ہے۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

سورہ سبا۔آیت 28۔ پارہ 22

ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام انسانوں کیلئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

! آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو تمام لوگوں کے لیے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا۔جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کر دے گا۔اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ الجاثیہ۔آیت16 تا20۔پارہ نمبر25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی۔اوران کو پاگیزہ رزق عطاء کیا اوران کو تمام جہان والوں پر فضلیت دی۔اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے۔پھرانہوں نے علم آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کردے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت کے احکام دیے بس آپؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اوران لوگوں کو خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلا شبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیز کاروں کا دوست ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے اختلاف کیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا اب یہ قرآن ہمارے لیے شریعت کے احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اوران لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔یقیناً پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہے۔

سورہ روم آیات 28 تا29 پارہ21

اور وہ تمھارے لیے ایک مثال تمھیں میں سے دیتا ہے۔کہ جن کے تم مالک ہو۔ان میں کوئی ایسا بھی ہے۔جو اس روزی میں جو ہم نے تمھیں دے رکھی ہے۔کہ تم اس میں برابر ہو جاؤ۔تم ان سے ڈرتے ہو۔جیسے اپنوں سے ڈرتے ہو۔اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔اُن کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔بلکہ ظالم لوگ بغیر سوچے سمجھے اپنی خواہشات کی اطاعت بغیر علم کے کرتے ہیں۔تو جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔اسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔جو مشرک ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی برابر نہیں ہے۔جس طرح لوگ اپنے غلام کو اپنے برابر نہیں کرتے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی کسی کو اپنا شریک نہیں بناتے۔لیکن ظالم یعنی فرقہ پرست لوگ بغیر سوچے سمجھے اپنی خواہشات کی اطاعت بغیر علم کے کرتے ہیں۔تو جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔اسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔۔۔کوئی بھی اپنے غلام کو اپنی دولت دے کر اپنے برابر نہیں کرتا بلکہ وہ غیروں سے بھی اس طرح ڈرتے ہیں۔جیسے اپنوں سے ڈرتے ہیں،کوئی ایسا نہیں جو اپنا مال تقسیم کرکے دوسروں کو اپنے برابر کرلے۔کوئی بھی اپنے غلام کو اپنی دولت دے کر اپنے برابر نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتا ہے۔مگر ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان بغیر علم کے اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔

احاطہ کتاب

سورہ نمل لآیات 79 تا85 پارہ20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہوجائے گا۔تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہرامت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اوران کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔اور ایمان والے لوگوں کا زکر ہے۔ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جبکہ ظالم یعنی فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔اور قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کرفرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جوفرمابردارنہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اورمردہ ہیں۔ اوررسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جولوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالی کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہرامت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کوجھٹلاتی تھی پھران گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کوجھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھرتم کیا کرتے رہے اوران کے ظلم کی وجہ سے ان پرعذاب کی بات پوری ہوجائیگی اوروہ بول بھی نہ سکیں گے۔